سوال

(296) تقسیم ترکہ کے دو مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وسنت کی روشنی میں درج ذیل صورتوں میں تقسیم ترکہ کیسے ہوگا؟ (الف) اگر ورثاء میں بیوی، والدین اور تین بھائی ہوں، (ب) اگر ورثاء میں خاوند، ماں، باپ، دو بھائی اور تین بہنیں ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ انسان کے فوت ہونے کے بعد سب سے پہلے اس کے ترکہ سے اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کی جائے، پھر قرضوں کی ادائیگی کا مرحلہ آتا ہے، اس کے بعد وصیت کے نفاذ کا درجہ ہے، بشرطیکہ وصیت کسی حصہ لینے والے وارث اور ناجائز کام کیلئے نہ ہو، اس کے علاوہ کسی صورت میں ۱/۳ سے زائد نہ ہو، ان تمام مراحل سے گزر نے کے بعد ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے، اس وضاحت کے بعد سوال میں ذکر کردہ صورتوں کے متعلق تقسیم ترکہ حسب ذیل طریقہ کے مطابق ہوگا۔

(الف) چونکہ مرحوم کی اولاد نہیں ہے اس لیے بیوی کو کل ترکہ سے ۱/۴ حصہ دیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کو تمہارے ترکہ سے ۱/۴ ملتا ہے۔''[1] ان دونوں کا حصہ نکال کر باقی باپ کو دیا جائے کیونکہ اس صورت میں اگرچہ بھائی بھی عصبہ ہیں لیکن باپ کا درجہ قریب تر ہے، اس لیے باپ کی موجودگی میں بہن بھائی محروم ہوں گے، اب بیوی کا 4/1 + ماں کا 6/1 = 12/5 باقی 7/12 باپ کا ہے، تفصیلی تقسیم اس طرح ہوگی:

بیوی: 4/1 ماں: 6/1 باپ: 12/7 تین بھائی محروم

سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے ۱۲ حصے کرلیے جائیں، ان میں ۳ بیوی کو ۲ ماں کو اور ۷ باپ کو دے دیے جائیں، اس صورت میں ۳ بھائی محروم ہیں، ان کو اپنے بھائی کے ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا۔ (واللہ اعلم)

(ب) چونکہ مرحومہ کی اولاد نہیں ہے، اس لیے خاوند کو ۱/۲ دیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر بیویوں کو اولاد نہیں ہے تو تمہیں ان کے ترکہ سے ۱/۲ دیا جائے گا۔''[2] مرحومہ کے دو بھائی اور تین بہنیں موجود ہیں، ان کے ہوتے ہوئے ماں کا حصہ کم ہو کر ۱/۶ رہ جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر میت کے متعدد بہن بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملتا ہے۔''[3]

لیکن بہن بھائی محروم ہوں گے البتہ وہ ماں کے حصے پر اثر انداز ہوں گے، پھر خاوند اور ماں کا حصہ نکال کر باقی ترکہ باپ کو دیا جائے گا کیونکہ اولاد کی عدم موجودگی میں وہ عصبہ بنتا ہے اور باقی ترکہ کا حقدار ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ’’اگر میت کی اولاد نہیں ہے تو اس کے ترکہ کے وارث اس کے والدین ہیں۔‘‘ [4]

مرحومہ کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں لیکن باپ کی موجودگی میں انہیں کچھ نہیں ملے گا۔

جیسا کہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۸ سے اشارہ ملتا ہے، اب خاوند کا حصہ کا 1/2 + ماں کا حصہ 1/6 = 2/3 باقی 1/3 باپ کا ہے، تفصیلی تقسیم اس طرح ہے۔ خاوند: 1/2 ماں: 1/6 باپ: 1/3

کل جائیداد کے ۶ حصے کر لیے جائیں ۳ خاوند کو، ایک ماں کو اور ۲ باپ کو دے دیے جائیں، بہن بھائی والدین کی موجودگی میں محروم ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۲۔

[2] النساء: ۱۲۔

[3] النساء: ۱۱۔

[4] النساء: ۱۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:275

محدث فتویٰ